4

خانہ خدا کی تعمیر اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں

(فرمودہ ۲ر فروری ۱۹۲۳ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

دنیاوی معاملہ میں جس طرح کہ یورپین امریکن افریقن ایشائی لوگ برابر ہیں۔ اور جس طرح کہ ہر رنگ ہر زبان ہر ملک وملت کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو ایک نظر سے دیکھنے کا حکم ہے۔ اسی طرح دین کے معاملہ میں عورت و مرد مساوات رکھتے ہیں یعنی جس طرح دینی احکام مردوں کے لئے نازل ہوئے ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے بھی نازل ہوئے ہیں۔ سورۂ فاتحہ جو جڑ ہے قرآن کریم کی اور جو گویا ایک اجمال ہے اس کے مضامین کا اور متن ہے قرآن مجید کا۔ اس کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے کس حکمت سے کام لیا ہے۔ جہاں دعا سکھائی ہے اور اس میں جو مضمون ترقیات کے متعلق ہے اس کو اس طرح ڈھالا ہے کہ اس میں عورت و مرد کا اشتراک رکھا ہے۔ گو عربی زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب قوم کو مخاطب کیا جائے تو اس میں مذکر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں عورتیں شامل سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن سورۂ فاتحہ میں الفاظ ہی ایسے رکھے ہیں کہ جس میں مرد و عورت دونوں مساوی ہیں اور دونوں کا ان میں اشتراک ہے مثلاً **ایاک نعبد و ایاک نستعین** رکھے ہیں۔ جن کو جس طرح مرد بول سکتے ہیں اسی طرح ان کو عورتیں بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ اور اس میں دونوں کی مساوات رکھی۔ اس کی ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس میں عورت و مرد دونوں محاورہ کے لحاظ سے بھی شامل ہیں۔ یعنی اکیلے مرد بھی وہی الفاظ بولیں گے اور اکیلی عورتیں بھی وہی الفاظ کہیں گی۔ اور جس طرح بعض احکام مردوں کے لئے خاص ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے بھی خاص احکام ہیں۔ خاص احکام سے یہ مراد نہیں کہ خاص مرد ہی اللہ تعالیٰ کے مخاطب ہیں۔ بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ اگر مردوں کے لئے بعض احکام خاص ہیں تو عورتوں کے لئے بھی بعض احکام خاص ہیں۔ اور ایک وہ احکام ہیں جن میں مرد عورت دونوں مساوی ہیں۔ مثلاً خطبہ جمعہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے۔ اسی طرح خطبہ عیدین بھی دونوں کے لئے ضروری ہے۔

یوں تو مرد الگ ہوتے ہیں اور عورتیں الگ ہوتی ہیں یا وہ پردہ کے پیچھے ہوتی ہیں۔ یا قنات کے پیچھے بیٹھتی ہیں۔ جس طرح عورتیں برقعہ پہن کر درس سن لیتی ہیں اسی طرح وہ جمعہ میں قنات یا پردہ کے پیچھے الگ بیٹھ کر خطبہ سنتی ہیں۔ چونکہ مرد ہی خطیب ہوتا ہے اس لئے مرد سامنے ہوتے ہیں اور عورتیں پردہ میں الگ ہوتی ہیں۔ ورنہ خطیب کے مخاطب تو دونوں ہی ہیں۔ عورتوں کے الگ بیٹھنے یا پردہ کے پیچھے بیٹھنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خطبہ میں مخاطب نہیں ہوتیں بلکہ جس طرح مرد اس کے مخاطب ہوتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مخاطب ہوتی ہیں۔ یہ خطبہ صرف مردوں کے لئے نہیں ہوتا بلکہ عورتوں کے لئے بھی ہوتا ہے۔ پس جو کچھ میں اب کہنے لگا ہوں وہ بلحاظ وقت اور مقام کے بالکل مناسب حال ہے۔ وہ کیا بات ہے وہ یہ ہے کہ میں نے سوچنے اور غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ جرمن میں جو مسجد بننے والی ہے۔ وہ عورتوں کے چندہ سے بنے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی عورتوں کی ذاتی جائداد نہیں ہوگی۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عورتوں کی مالی بنیاد زیوارت پر ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرد کا دخل آمدنی میں ہوتا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مردوں میں سے اکثروں کے پاس بوجہ ان کی ذمہ داریوں کے مال نہیں ہوتا۔ لیکن عورتوں کے پاس زیور کی صورت میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے قحط کے دنوں میں مرد عورتوں سے کچھ لیکر گذارہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ نہ کوئی خیال کرے کہ عورتوں کے پاس کہاں سے مال آئے گا۔ آخر وہ ہم سے ہی لیں گی۔ عورتیں اپنے زیورات وغیرہ سے چندہ دے سکتی ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی کے پاس زیادہ ہو اور کسی کے پاس تھوڑا ہو۔ خدا کے حضور تھوڑے بہت کا سوال نہیں۔ اس کے حضور تو اخلاص کا سوال ہے۔ پس میرا یہ منشاء ہے کہ جرمن میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے۔ کیونکہ یورپ میں لوگوں کا خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے۔ اس میں مسلمان عورتوں نے جرمن کے نومسلم بھائیوں کے لئے مسجد تیار کرائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے۔ کس قدر شرمندہ اور حیران ہونگے۔ اور جب وہ مسجد کے پاس سے گذریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہوگی اور مسجد باآواز بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں۔ وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں عورتیں بالکل جانور ہیں اور ان کو جانور ہی سمجھا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو جانور کی طرح سمجھتے ہیں۔ اب جب صرف عورتوں کے چندہ سے وہاں مسجد بنے گی۔ تو ان کو یہ معلوم ہوگا کہ یہاں کی عورتوں کو تو یہ بھی علم ہے کہ ایسے لوگ بھی دنیا میں ہیں جو ایک بندے کی پرستش کرتے ہیں۔

یوں تو ان میں یہ بھی قاعدہ ہے کہ شادی سے ایک ماہ بعد میاں بیوی آپس میں لڑ پڑتے ہیں اور میاں کسی اور کی تلاش میں پھرتا ہے اور بیوی کسی اور کی تلاش میں پھرتی ہے۔ وہاں اگر ایک ماہ تک میاں بیوی آپس میں محبت کے ساتھ رہتے ہوئے دکھائی دیں تو بڑا تعجب کیا جاتا ہے اور ہمارے ہاں حقیقی تعلقات جو میاں بیوی میں ہوتے ہیں' ان کی ہوا بھی ان کو نہیں چھوگئی۔ مگر قلم در کف دشمن والی بات ہے۔ قلم ان کے ہاتھ میں ہے جو کچھ وہ چاہتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق لکھ دیتے ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب نے ایک خط بھیجا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ فن تعمیر کے ایک ماہر نے مسجد بنانے کے لئے سوا دو لاکھ روپے کا اندازہ لگایا تھا کیونکہ اس نے خیال کیا کہ جس قوم نے ہمارے ملک میں مسجد بنانے کا ارادہ کیا ہے وہ کوئی بڑی مالدار قوم ہوگی۔ لیکن مولوی صاحب نے اسے کہا کہ اتنا روپیہ ہمارے پاس نہیں تو پھر اس نے پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ لگایا۔ پانچ ہزار کی زمین اور ۴۵ ہزار روپیہ عمارت پر خرچ آئے گا۔ کیونکہ اس کا نقطہ خیال یہ ہے کہ چونکہ یہ ایک بڑا شہر ہے اور امراء کا شہر ہے اس واسطے اس میں بڑی عمارت چاہیئے کہ جس کا لوگوں پر اثر ہو اور لوگ اس کی طرف توجہ کر سکیں۔ معمولی عمارت کا ان لوگوں پر اثر نہیں ہوگا۔ وہ تو پھر ویسے ہی ہے جیسے ایک پختہ مکان ہو۔ اور پھر اس میں کوئی حصہ کچی اینٹوں کا ہو تو وہ معیوب معلوم ہوگا۔ خیر اس کے اندازہ کے مطابق پچاس ہزار روپیہ سے مسجد کی عمارت قائم ہو سکتی ہے جو صرف مسجد ہی نہیں ہوگی بلکہ اس میں مبلغین کی رہائش کے لئے بھی مکان ہوگا۔ یہ معاملہ میں تمام جماعت کی عورتوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ زمانہ مقابلہ کا ہے ولایت میں تو عورتیں وکالت اور ڈاکٹر کے امتحان تک مردوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ مردوں سے برابری بتانے کے لئے۔ آگے خواہ وہ کام نہ کر سکیں۔ خیر وہ تو اپنی عمر کو ضائع کرتی ہیں۔ لیکن ہم کو بھی ایک نیک مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اب عورتیں یورپ میں مسجد بنوائیں۔

پہلے لندن والی مسجد میں عورتوں کا دس ہزار چندہ تھا اور شریعت کے لحاظ سے مردوں سے عورتوں کا نصف چندہ ہونا چاہیئے کیونکہ عورتوں کا حصہ شریعت نے نصف رکھا ہے۔ اس لئے اب عورتیں پچاس ہزار روپیہ چندہ مسجد احمدیہ برلن کے لئے تین ماہ کے اندر دے دیں۔ حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی ہے کہ زار روس کا عصا چھینا گیا ہے اور وہ آپ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور زروس کا دروازہ برلن ہے اور اسی دروازہ کے ذریعہ سے روس فتح ہو سکتا ہے۔ یوں تو روس میں تبلیغ کرنا تو الگ رہا۔ اس میں ہمارا موجودہ حالات کی وجہ سے گھسنا ہی مشکل ہے۔ اس میں تبلیغ کا ذریعہ جرمن ہی ہے۔ جرمن کے ذریعہ ہم بڑی آسانی سے روس میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور عورتوں کے ہاتھ سے

اس اہم پیشگوئی کا پورا ہونا ان لوگوں پر بہت اثر کرے گا۔ جو بعد میں آئیں گے اور انہیں معلوم ہو گا کہ عورتوں میں بھی مردوں کی طرح بہت اخلاص ہے۔ اور ادھر یورپ کو معلوم ہو گا کہ کس قدر مسلمان عورتوں میں اپنے مذہب کی اشاعت کا جوش ہے۔ اور اس مسجد کی پیشانی پر جلی حروف میں لکھا جائے گا کہ احمدی خواتین کی طرف سے نو مسلم بھائیوں کے لئے یہ مسجد بنائی گئی اور پھر دوسرے لوگوں کی بھی آنکھیں کھل جائیں گی اور پیغامیوں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ احمدی خواتین ہی اس قدر چندہ دیتی ہیں جس قدر کہ وہ غیر لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا پھیلا کر جمع کرتے ہیں۔

پس ہر جگہ عورتوں کو بتایا جائے کہ وہ اس کام کے لئے چندہ دیں اور تمام اخبارات جو قادیان سے نکلتے ہیں اس کام کے لئے چندہ کے واسطے تحریک کریں۔ اور میرا یہ خطبہ شائع کر دیں تاکہ تمام وہ لوگ جو ان اخباروں سے تعلق رکھنے والے ہیں اپنے گھروں میں عورتوں کو بتائیں اور تحریک کریں کہ وہ تین ماہ کے اندر مسجد کے لئے چندہ دیں اور ہر جگہ مرد اپنی عورتوں کو یہ بات سنادیں اور یہاں جن کی عورتیں جمعہ میں نہیں آئیں وہ بھی اپنے گھروں میں اطلاع دیں اور اس کام کے لئے چندہ کے واسطے تحریک کریں۔

اور یہ کام میں نے اس انجمن کے سپرد کیا ہے جس کا نام میں نے لجنہ اماء اللہ رکھا ہے۔ ہندوستان میں ایک انجمن ہے جو اپنے آپ کو خادمان ہند بتاتے ہیں۔ ہم تو کسی خاص قوم کے خادم نہیں۔ ہم اللہ کے خادم اور غلام ہیں۔

"لجنہ اماء اللہ" یعنی اللہ کی لونڈیوں کی انجمن۔ اس لئے میں نے یہ نام انجمن کا رکھا ہے اور ان کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ لیکن چونکہ خالی عورتیں اگر تحریک کرتیں تو ان کا اتنا اثر نہ ہوتا اس لئے میں نے ان کی طرف سے یہ تحریک کی ہے۔ عورتیں یہ نہ سمجھ لیں کہ چندہ جمع کرنا خاص خاص عورتوں کا ہی کام ہے بلکہ ہر عورت کھڑی ہو جائے۔ اور باقی بہنوں سے تین ماہ کے اندر چندہ جمع کرے۔

لندن کی مسجد کے لئے زمین تو خریدی جا چکی ہے لیکن چونکہ اس کی عمارت پر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہونا تھا۔ اس لئے وہ فوراً نہ بنائی جا سکی۔ لیکن برلن کی مسجد کے لئے ایسا نہ ہو گا بلکہ ارادہ ہے کہ ادھر روپیہ جمع ہو اور ادھر کام جاری کر دیا جائے۔ چونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ اس لئے جوں ہی روپیہ جمع ہونا شروع ہو گا۔ فوراً عمارت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ میں اب خطبہ کے ذریعہ تمام احمدی عورتوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے تین ماہ کے اندر پچاس ہزار روپیہ چندہ جمع کر دیں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ مردوں کا ایک پیسہ بھی اس کام میں نہیں لیا جائے گا۔ اگر کسی مرد کی طرف سے چندہ آگیا تو وہ کسی اور مد کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ اس میں

صرف عورتوں کا ہی روپیہ ہو گا تاکہ یہ مسجد ہمیشہ کے لئے عورتوں کی ہی یادگار رہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو اس کام کی توفیق عطا کرے۔

(الفضل ۸ر فروری ۱۹۲۳ء)